روزنامہ الفضل ربوہ
خطبہ نمبر
(ایڈیٹر) نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | اتوار ۲۴ محرم الحرام ۱۴۱۰ھ ، ۲۷ ظہور ۱۳۶۸ ہش ، ۲۷ اگست ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۹۴

احمدیہ اخبار

احمدیہ جماعت یو۔کے کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد جو دوست واپس پاکستان تشریف لائے ہیں انہوں نے بتایا ہے کہ سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت سے ہیں اور پاکستانی احباب کو محبت بھرا سلام کہتے ہیں۔ احباب کرام حضور انور کے تمام دینی مقاصد میں کامیابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شروع ہی سے یہ احمدیہ جماعت اپنی سوچوں اور قلبی کیفیات میں تمام دنیا سے ممتاز ہو چکی ہے

جلسہ دیکھکر غیر از جماعت نے بھی کہا کہ ایسی کوئی چیز کبھی ہم نے دنیا میں نہیں دیکھی

شدید مخالفت کے باوجود جماعت بڑھتی اور پھیلتی چلی جا رہی ہے

جو کچھ ہو رہا ہے اس میں خدا کی تقدیر کا ہاتھ ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ
فرمودہ ۱۸ ر اگست ۱۹۸۹ء بر مقام اسلام آباد (یو۔کے)

حضورِ انور نے فرمایا کہ:
اللہ تعالیٰ کا بے انتہاء احسان ہے کہ جماعت احمدیہ کی نئی صدی کا وہ جلسہ جسے ہم کئی پہلو سے مرکزی جلسہ قرار دے سکتے ہیں بڑی عمدگی کے ساتھ اور خدا کے فضلوں کا مظہر بنتے ہوئے پایۂ تکمیل تک پہنچ چکا ہے۔

فرمایا۔ اس جلسہ کے ثمرات جس محبت، جوش اور اخلاص سے آئے ہیں انکی کیفیات کو ماپنے کا کوئی آلہ تو ہمارے پاس نہیں لیکن جماعت ان کیفیتوں سے آشنا چلی آ رہی ہے کیونکہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی آمد کے وقت سے ہی آپ سے عشق و محبت رکھنے والی جماعت اپنی سوچوں اور قلبی کیفیات میں تمام دنیا سے ممتاز ہو چکی ہے۔ ان کے دلوں میں موجزن خلوص کے جذبوں کا باہر کی دنیا تصوّر بھی نہیں کر سکتی لیکن دیکھنے والے بعض اوقات متعجّب ضرور ہوتے ہیں چنانچہ پاکستان کی برٹش ایمبیسی میں یہاں کے ویزا کے لئے جانے والوں کے سچے جذبوں اور صداقت کے زور نے ایمبیسی والوں کو بے حد متعجّب کیا حتیٰ کہ ان پر یہ بات واضح ہو گئی کہ یہ سچ بولنے والے لوگ ہیں۔

حضور نے محبّت کے اس کرشمہ کا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے

ع اے محبّت عجب آثار نمایاں کردی

والے فارسی اشعار سے نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا کہ وہ مہمان جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عشق میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں اور خدائے واحد و یگانہ کے پاک اور بے لوث عشق میں سرشار ہو کر یہاں پہنچے ہیں انکی دنیا کو سمجھ نہیں آ سکتی اس خداداد عشق نے غیروں کو بھی متاثر کر دیا ہے چنانچہ دور دراز سے آنیوالے کئی غیر احمدی بھی اس قسم کا تأثر بیان کر کے گئے ہیں۔ اس ضمن میں حضور انور نے مختلف ملکوں کے بڑے بڑے مناصب پر فائز عہدیداروں کے اس تأثر کا ذکر فرمایا کہ ہم اب کچھ نہیں کہہ سکتے کہ ہمیں کیا ہو گیا ہے اور اس کیفیت کو بیان کرنے کیلئے ہمارے پاس الفاظ نہیں لیکن جو کچھ ہم نے دیکھا ہے ایسی کوئی چیز کبھی ہم نے دنیا میں نہیں دیکھی اور ہم جانتے ہیں کہ ایسی اور کوئی چیز دنیا میں ہے بھی نہیں۔

فرمایا۔ یہ لوگ تو احمدی نہیں لیکن حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جو عشق جماعت کو عطا فرمایا ہے وہ ماحول میں سرایت کر رہا تھا ہر آنیوالا یہ محسوس کر رہا تھا کہ یہ قوم اور قوم ہے۔ پس یہ جلسہ بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کا ایک نشان ہے اور ہر ایک نے اس بات کا اظہار کیا کہ جلسے کامیاب ہوتے ہیں لیکن یہ جلسہ تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ مینار پر مینار قائم کر دیا گیا ہو۔ نئی بلندیاں اس کو عطا ہوئی ہیں۔ پس یہ خدا کا فضل اور اس کی غیر معمولی شان ہے یہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں۔

حضور نے جلسہ سالانہ کے اپنے خطابات کی طرف اشارہ فرمایا کہ اس سے آپ نے اندازہ لگایا ہوگا کہ تمام دنیا میں الٰہی تقدیر کام کر رہی تھی اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تائید میں عظیم الشان نشان ظاہر ہو رہے تھے۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کا یہ نشان مباہلے کے چیلنج سے بھی تعلق رکھتا ہے اس مباہلے

باقی صفحہ ۶ پر

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۷ ظہور ۱۳۶۸ ہش ۲۷ اگست ۱۹۸۹ء

امارت اور غربت

ہم امیر ہیں یا غریب؟ کون بتائے۔ ہم یا کوئی اور؟ کوئی اور بتائے گا تو وہ ہمارا لباس دیکھے گا۔ شاید ہمارا کھانا پینا بھی دیکھے۔ اور یہ باتیں دیکھ کر دل میں یہ فیصلہ کرلے اور اس کا اظہار بھی کردے کہ ہم امیر ہیں۔ یا ہم غریب ہیں۔ ہم بتائیں گے تو ہمارا احساس ہماری رہنمائی کرے گا۔ سب کچھ رکھتے ہوئے بھی ہم اپنے آپ کو اس لئے غریب سمجھیں گے کہ ابھی اور بہت کچھ چاہیئے۔ ہماری ساری "ضروریات" پوری نہیں ہو رہیں۔ اور یہ ضروریات روز بروز بڑھتی جارہی ہیں اور ہمارا احساس ہے کہ ہمیں غریب سے غریب تر کر رہی ہیں۔ یا ہوسکتا ہے کہ ہمارے پاس بظاہر کچھ بھی نہ ہو لیکن ہمیں احساس اس بات کا ہو کہ ہمیں تو اور کچھ بھی نہیں چاہیئے۔ اللہ کا دیا سب کچھ ہے اور ہم اس احساس کی وجہ سے خوش بھی رہتے ہوں اور یہ خوشی ہماری صحت کا بھی راز ہو۔

معلوم ہوا کہ امارت اور غربت احساس کی بات ہے۔ دوسروں سے ہم کیوں پوچھیں اور پوچھتا بھی کون ہے۔ اور دوسروں کی کہی ہوئی بات پر یقین بھی کیوں کریں۔ ہم جو کچھ ہیں وہ ہمیں معلوم ہے اس سے ہمارا احساس جنم لیتا ہے۔ اور احساس کی باگیں ہمارے اپنے ہاتھ میں ہیں۔ قناعت آخر کہیں باہر سے تو نہیں آتی۔ یہ تو اندر سے پھوٹتی ہے اور ہماری زندگی کے ہر شعبے پر حاوی ہو جاتی ہے۔

پھر یہ بھی ہے کہ امیر ہو کر بھی ہم غریبوں کی سی زندگی بسر کرسکتے ہیں۔ اور غریب ہو کر بھی ہمارے عمامہ کا طرّہ لوگوں کو نظر آسکتا ہے۔ یہ خیال آتے ہی ہماری توجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خواہش یا دعا پر جاکر مرکوز ہوتی ہے جس میں حضورؐ نے غریب رہنے اور غریبوں کے ساتھ اٹھائے جانے کی دعا کی تھی۔ دعا یہ نہیں تھی کہ اے خدا مجھے کوئی دنیا کی چیز نہ دے بلکہ یہ تھی کہ مجھے غریب رکھ۔ دل کا غریب۔ ساری دنیا کی دولت ہوتے ہوئے بھی غریب۔ یعنی دل کا غریب۔ اور غریبوں کا ہمدرد۔ روپے پیسے والے لوگ روپے پیسے سے ہمدردی کا اظہار کرسکتے ہیں اور روپیہ پیسہ نہ رکھنے والے مریض کی دوا لاکر یا اس کا سر دبا کر یا ایسے ہی کسی اور طریقے سے۔

غربت اور امارت احساس کی بات ہے۔ اس لئے ہم غریب ہو کر بھی غربت کا احساس رکھیں اور امیر ہو کر غربت ہی کا احساس رکھیں کہ اسی میں ہماری اور ہمارے ماحول کی بہتری ہے۔

کون ہیں جن کی امیدیں ناامیدی بن گئیں
کون ہیں جن کے سیہ ہونے لگے قلب و جبیں
ہم تو رکھتے ہیں خدا کے فضل سے عزم جواں
روشنی ہے گھر ہمارا اور ہم اس کے مکیں

ابوالاقبال ــــــــ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرم و عصیاں کے جہاں منظر کھلے
مغفرت کے بھی وہاں سَو در کھلے

رُوبرو اعمال کے دفتر کھلے
رُوبرو واں اُنکےؐ بھی جوہر کھلے

آپؐ ہیں جب شافعِ اُمّت تو پھر
یہ رجسٹر کیوں سرِ محشر کھلے

یہ ہے میخانہ، یہ ہے اک جامِ زر
جب تلک خُمخانۂ کوثر کھلے

جانتے ہیں وہ مِری مجبوریاں
ایک ننھا دِل لاکھ فتنہ گر کھلے

راز کی ہے بات لیکن اے ندیم!
نیم شب کے بعد وہ اکثر کھلے

"مت اُلجھیو کوئی بھی ان سے، کہ یہ
ہیں ولی پوشیدہ اور کافر کھلے

"اے سوارِ اشہبِ دوراں بیا"
بن تمہارے قفلِ دل کیونکر کھلے

آپکےؐ دم سے کھلا رحمت کا در
کاش یہ دروازہ میرے گھر کھلے

میجر ریٹائرڈ منظور احمد ساہیوال

خون آخر خون ہے باہر بہے گھر میں بہے
وہ چونڈہ میں بہے یا چک سکندر میں بہے
رنگ لائے گا بہر صورت لہو مظلوم کا
چاہے ننکانہ میں، یا چاہے وہ سکھر میں بہے
(عبدالکریم قدسی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

آمدنی پیدا کرنا

روزی کمانا اور آمدنی پیدا کرنا شاید یہ دو ایسی باتیں ہیں کہ ان کا آپس میں فرق آسانی سے نہ سمجھا جا سکے۔ روزی کا لفظ جو استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے معنے تو یہ ہیں کہ کھانے پینے کے لئے جو کچھ انسان کو حاصل کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے یا یوں کہئے کہ روزمرہ کی ضروریات کے لئے جو کچھ حاصل کرنا پڑتا ہے اسے روزی کہا جا سکتا ہے۔ ایک رنگ میں تو یہ بھی آمدنی ہے۔ لیکن ایک آمدنی ایسی بھی ہے جو اپنا بھی پیٹ بھرتی ہے۔ بیکلوں کا پیٹ بھی بھرتی ہے بہت بہت بڑی کاریں خریدنے کا انتظام بھی کرتی ہے اور کوٹھیاں بنانے کا اہتمام بھی کرتی ہے گویا کہ روزی کمانا اور آمدنی پیدا کرنا آپس میں ایک چیز بھی ہو سکتے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے بہت زیادہ مختلف بھی۔ سنا گیا ہے کہ جاپان میں جو لوگ غلط طریقوں سے آمدنی پیدا کرتے ہیں انہوں نے اب اپنی آمدنی کو مختلف ذرائع میں اس طرح استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ کہ ان میں سے بہت سے ذرائع بے شک ناواجب اور غیر درست ہی سہی لیکن ان میں سے کچھ درست بھی ہیں۔ ایک طریقہ آمدنی کمانے کا اب یہ بھی نکلا ہے کہ وہ لوگ عدالتوں کے ارد گرد چکر لگاتے رہتے ہیں اور مقدمات کو عدالت میں لے جانے کی بجائے مشورہ یہ دیتے ہیں کہ ہم عدالت سے باہر ہی آپ کا فیصلہ کر دیں گے اور وہ فیصلہ کر بھی دیتے ہیں اور اس طرح خاصی رقم بٹور لیتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو منشیات کا کاروبار بھی کرتے ہیں گویا کہ منشیات سے حاصل ہونے والی رقم میں اضافے کے لئے انہوں نے اب یہ طریق اختیار کیا ہے کہ وہ عدالت میں مقدمات نہ جانے دیں بلکہ خود ہی ان کے فیصلے کر کے فیس حاصل کر لیں۔

جرائم کرنے والوں کا ایک گروہ جو سب سے زیادہ معروف ہے اس کا نام ہے "یاکوزا" YAKUZA یہ بات جاننے کے باوجود کہ یہ مجرموں کا گروہ ہے۔ اس کی رکنیت حاصل کرنے پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں۔ کہتے ہیں کہ اس گروہ کی سالانہ آمد اسوقت اوسطاً ۱۳۰۲ کھرب ین ہے یعنی ۹۶۲ ارب ڈالر۔ اور یہ آمد ۱۹۷۹ء کے مقابلے میں ۲۵ فی صد زیادہ ہے۔ آمد کا یہ اندازہ کس طرح لگایا گیا۔ ۹۱۷ ممبروں سے پوچھ گچھ کی گئی اور یہ ۹۱۷ ممبر ۱۴۲ گروہوں کے ساتھ تعلق رکھتے تھے۔

اس ساری آمد کا ۸۰ فی صد غیر قانونی طور پر حاصل ہوا جس میں منشیات کی فروخت بھی شامل ہے اور اسی طرح کے دوسرے کام بھی۔ جہاں تک منشیات کا تعلق ہے یہ جنوب مشرقی ایشیاء سے درآمد کی جاتی ہیں۔ پولیس نے اس سلسلے میں جو رپورٹ تیار کی ہے۔ اس میں اس بات کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ مقدمات کے فیصلوں کی فیس خاصی مقدار میں بڑھی ہوئی ہے اور اس سے اس گروہ کے لوگ خاصی آمد پیدا کر رہے ہیں۔ یہ مقدمات زیادہ تر زمین کی ملکیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ یا قرض کی واپسی سے۔

یہ نہیں کہ ان کی ساری آمد غیر قانونی ہے ایک حصہ قانون کے مطابق بھی ہے اور جو حصہ قانون کے مطابق ہے اس کا تعلق روپے کے لین دین سے ہے یا عمارتوں کی تعمیر سے یا پلاٹ کی فروخت سے۔ جہاں تک غیر قانونی آمدنی کا تعلق ہے یہ لوگ اپنے مرکز کو کسی طرح متاثر نہیں ہونے دیتے یعنی کام اس طرح کرتے ہیں کہ اگر کوئی پکڑا بھی جائے تو مختلف شاخوں سے تعلق رکھنے والے افراد تو متاثر ہوں لیکن ان کا ہیڈ آفس اس میں ملوث نہ ہو سکے۔

ویسے یہ بات کوئی ایسی عجیب بھی نہیں ہے۔ غالباً دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں پر ہر شخص قانونی طور پر جائز آمدنی ہی پیدا کرتا ہو۔ چوریاں ہوتی ہیں۔ ڈاکے پڑتے ہیں۔ لوگ جیبیں کاٹتے ہیں اور بنکوں میں فراڈ ہوتے ہیں۔ اور مختلف قسم کی باتیں عمل میں آتی ہیں اور بعض اوقات ان میں ملوث لوگ انفرادی حیثیت میں کام کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات یہ افراد ایک گروہ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور اپنے آپ کو مختلف علاقوں میں پھیلا کر جرم کرتے ہیں۔ کہتے ہیں ناکہ جس کا حساب کیا گیا وہی مارا گیا۔

جاپان کی انہوں نے رپورٹ پیش کی ہے تو یہ باتیں سامنے آگئی ہیں لیکن ایسی ہی رپورٹ اگر کسی اور ملک کے متعلق پیش کی جائے تو وہاں بھی ایسی ہی باتیں سامنے آئیں گی۔ اور پتہ چلے گا کہ کئی گروہ یا کئی افراد ایسی باتوں میں ملوث ہیں جن سے وہ غیر قانونی طور پر آمدنی پیدا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو حلال کی روزی کمانے کی توفیق دے۔

ایک احمدی زرعی سائنسدان کی کامیابی

مکرم سلیم احمد صاحب شاہد مقبول مارکیٹ، اسلام آباد نے ہمیں "انٹرنیشنل سنٹر فار ایگریکلچرل ریسرچ اینڈ ڈرائی ایریا" کا تربیتی کورس جو (ALEPPO) ایلیپو (شام) میں یکم مارچ سے ۳۰ جون ۱۹۸۹ء تک منعقد ہوا تھا اور جس میں مکرم امتیاز احمد صاحب قمر کو امتیازی شریک تربیت کا اعزاز دیا گیا۔ ایک خط اور ایک سرٹیفکیٹ ارسال کیا ہے۔ خط جے بی سری واستوا قائمقام (SRIVASTAVA) ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل انٹرنیشنل کوآپریشن کی طرف سے ڈاکٹر امیر محمد چیئرمین پاکستان ایگریکلچرل ریسرچ کونسل اسلام آباد پاکستان کے نام ہے۔

خط میں سری واستوا صاحب لکھتے ہیں مجھے آپ کو یہ اطلاع دیتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ مسٹر امتیاز احمد قمر جنہوں نے پاسچر، فوریج اینڈ لائیو سٹاک امپرومنٹ ریزیڈنشل ٹریننگ کورس جو یکم مارچ سے ۳۰ جون ۱۹۸۹ء تک منعقد کیا گیا۔ میں نمایاں شریک سیمینار کے اعزاز سے نوازے گئے۔

یہ اعزاز PFLP کے سٹاف نے انہیں دیا آپ کی اطلاع کے لئے اس سرٹیفکیٹ کی ایک کاپی جو کہ اختتامی تقریب میں بدھ کے روز ۲۸ جون ۱۹۸۹ء کو انہیں دیا گیا۔ ارسال خدمت ہے۔

یہ پہلا سال ہے کہ ہم نے کوئی ایسا ایوارڈ ان لوگوں کو دیا ہے جو اس تربیتی کلاس میں بہت اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کر سکے اس انتخاب کے لئے جو معیار قائم کیا گیا تھا۔ اس میں اس مہارت کا اظہار لازمی تھا کہ علم کیسے حاصل کیا گیا اور کس حد تک حاصل کیا گیا اور پراجیکٹ رپورٹ کی اہمیت کیا ہے۔ ذاتی کردار کو بھی مدنظر رکھا گیا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کو بھی اہمیت دی گئی۔

ہم امید رکھتے ہیں کہ ایوارڈ دینے کا یہ پروگرام شرکاء کورس کی حوصلہ افزائی کا باعث ہوگا۔ اور اس میں حصہ لینے والے بہتر کارکردگی کا اظہار کریں گے اور ان کی تربیتی مہارت بھی بڑھے گی۔ ہم یہ بھی امید کریں گے کہ جو لوگ اس کورس کے بعد واپس جا رہے ہیں انہوں نے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھایا ہوگا۔ اور قومی سطح پر وہ زرعی تحقیق کے لئے بہتر کام کر سکیں گے۔

یہ خط ۸ جولائی ۱۹۸۹ء کو لکھا گیا۔

اس کے ساتھ ہی امتیاز احمد صاحب قمر کو نمایاں شریک کار کا سرٹیفکیٹ بھی دیا گیا۔

تیل کی دریافت

اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ وہ ملک جو بنجر تھے۔ ریتلے تھے اور جہاں کسی قسم کی کوئی صنعت کاری نہیں ہو رہی تھی اور اس لحاظ سے وہ غریب ترین ملکوں میں شمار ہوتے تھے۔ جب وہاں تیل نکل آیا اور تیل بھی وافر مقدار میں تو وہی ملک دنیا کی نظروں میں امیر ترین ملک بن گئے۔ ان کی دولت پر ساری دنیا کی نظریں جم گئیں اور کچھ نہیں تو وہ اتنا ہی کر لیں کہ اپنی دولت کو ان کے بنکوں میں جمع کروا دیں۔ غرضیکہ تیل نے بظاہر غریب ملکوں کو ایسی امارت مہیا کر دی جو سب کے لئے قابل رشک بنی ہوئی ہے۔ خدا کا فضل ہے کہ پاکستان میں بھی ایک طویل کوشش کے بعد تھوڑا بہت تیل نکلنا شروع ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے بھی بعض جگہوں سے تیل نکلا ہے اور اب خبر آئی ہے کہ حیدر آباد کے قریب آئل اور گیس کی ترقیاتی کارپوریشن نے دوسری جگہ پر یعنی "باساکھی" میں تیل دریافت کیا ہے

اسی سال ایک اور جگہ راولپنڈی میں بھی تیل کی دریافت ہوئی تھی اور اب حیدر آباد (سندھ) میں "باساکھی" کے مقام پر تیل کی دریافت ہوئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں سے ہر روز ۲۶۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیرل غیر صاف شدہ تیل مہیا ہو گا۔

یہی کنواں جہاں سے یہ تیل نکلا ہے روزانہ ۹ء۲ ملین کیوبک فیٹ گیس بھی فراہم کرے گا۔ اگرچہ یہ گیس عام لحاظ سے کم ہے کہ لیکن اس کی کمی کا ایک فائدہ یہ ہے کہ تیل کو کسی قسم کا نقصان پہنچنے کا امکان نہیں رہے گا۔

وزیر پٹرولیم نے منگل کے دن ایک نیوز کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ تیل بہتر کوالٹی کا دریافت ہوا ہے اس کی گریویٹی ۳۴ ڈگری ABI ہے اور کراچی کی ریفائنری میں اس کو صاف کیا جا سکتا ہے۔ "باساکھی"، کا یہ تیل کا کنواں حیدر آباد سے مشرق کی جانب ۱۶ کلو میٹر اور شمال مشرق کی جانب اوسر (او۔جی۔ڈی سی) ٹنڈو آدم سے ۱۲ کلو میٹر شمال مشرق کی جانب واقع ہے۔

اس مالی سال میں اس سے قبل جو تیل دریافت کیا گیا تھا۔ وہ بھنگالی راولپنڈی میں دریافت ہوا تھا۔ اور اس کے دریافت کرنے کا سہرا (او۔جی ڈی۔سی) آکسی ڈینٹل پی۔او۔ایل اور اے۔او۔آئی۔سی کے سر ہے موجودہ کنواں ۱۵ جون کو بور کرنا شروع کیا گیا تھا۔ اور ۵ ہفتوں میں یہ ۲۱۸۰ میٹر تک لے جایا جا سکا تھا۔ اس پر تجربات کئے گئے اور ان سے پتہ چلا کہ تیل خاصا اچھا ہے۔ اس کنویں کے متعلق خیال ہے کہ دو ماہ کے اندر اندر اس کی اپریشن شروع ہو جائے گی۔ اور یہاں پر مزید دو یا تین کنویں کھودنے ضروری ہو جائیں گے تاکہ اس سارے علاقے سے پوری طرح تیل حاصل کیا جا سکے اس بات کا قوی امکان ہے کہ آخر کار یہاں سے ۵۰۰۰ بیرل مزید یومیہ حاصل کئے جا سکیں گے۔ جہاں تک مزید کنوؤں کے کھودنے اور اس تیل کے مقام کو پوری طرح استعمال کرنے کا سوال ہے۔ ماہرین کے خیال میں اس مالی سال کے اندر اندر یہ کام مکمل ہو جائے گا۔ اس وقت پاکستان کے دیگر کنوؤں سے جو تیل حاصل ہوتا ہے اس کی مقدار ۵۲۰۰۰ بیرل یومیہ ہے۔

بتایا گیا ہے کہ "باساکھی"، اور بھنگالی سے جو تیل نکلے گا اس سے ۲۸ کروڑ روپے کا زرِ مبادلہ بچایا جا سکے گا۔ اس وقت پاکستان کی تیل کی مجموعی ضرورت ایک لاکھ ۲۵ ہزار بیرل یومیہ ہے۔ ۷۰ ہزار بیرل سعودی عرب۔ ایران اور ابوظہبی سے منگوایا جاتا ہے۔ چونکہ تیل کے صاف کرنے کا وسیع پیمانے پر انتظام نہیں ہے۔ اس لئے پاکستان ۶۰۰۰ بیرل یومیہ سنگاپور کو برآمد کرتا ہے۔

اس تیل کے کنوئیں کی خبر سن کر وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے خوشی کا اظہار کیا اور اپنے پیغام میں او۔جی۔ڈی۔سی کے تمام افراد کو اس موقع پر دلی مبارک باد پیش کی اور اس امید کا اظہار کیا کہ وہ اسی خلوص کے ساتھ اپنی کوششیں جاری رکھیں گے تاکہ پاکستان اپنی پوری ضرورت کے لئے اپنے ہی ملک سے تیل حاصل کر سکے۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ او۔جی۔ڈی۔سی اس اہلیت کے مالک ہیں کہ وہ یہ کارنامہ سرانجام دے سکیں۔ آپ نے مزید تیل کی دریافت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگی۔

او۔جی۔ڈی۔سی مخفف ہے آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن یعنی تیل اور گیس کی ترقیاتی کارپوریشن کا۔

طارق احمد بٹ ایم اے (وائس پرنسپل)
کراچی

اشتراکِ مطالعہ

خوشی اور غم

"ٹی۔ایس۔ایلیٹ کا فلسفہ ہمارے فلسفے میں نہیں کھپتا"... وہ نوجوان ادیب پھر بولا "میں مانتا ہوں جیسا کہ بدھ نے کہا ہے کہ آخری سچائی بھی غم ہے۔ مگر پہلے غم سے آخری غم کی طرف جاتے ہوئے بیچ میں جو حیات کا وقفہ آتا ہے کیا اس کے دھندلکے میں خوشیوں کے شرارے نہیں چمکتے۔ اگر غم ہے تو کہیں پر خوشی بھی ہو گی۔ خوشی حیات کی تخلیق ہے... گلاب کے پھول کی خوشی، جو اسے کھلنے سے حاصل ہوتی ہے۔ چڑیا کے پھدکنے کی خوشی، انسان کی محبت کی خوشی... ٹی۔ایس ان سب سے منہ موڑ کر صرف غم کا WASTE LAND دکھاتا ہے جو حقیقت کا صرف ایک رخ ہے۔

"مگر ایک حقیقت کا تم بھی اعتراف کرو گے"... وہ بڈھا ادیب بولا۔ "کہ ٹی۔ایس نے اس عہد کو ایک عظیم شاعرانہ آہنگ سے پیش کیا ہے۔ وہ ذہنی مجہولیت اور انتشار جو دو جنگوں سے پیدا ہوا، وہ مایوسی، نفرت اور کھوکھلا پن، انسانی اقدار سے انحراف جو ہمارے عہد کا خاصا ہے، محض خوشی کی تفسیر میں تم اتنی بڑی حقیقت کو کہاں چھپا لے جاؤ گے جس نے WASTE LAND اور HOLLOW MEN کو جنم دیا ہے۔"

جیسا میں نے کہا..." وہ نوجوان ادیب بولا... "میں غم سے انکار نہیں کرتا میں مایوسی، گھٹن اور انتشار سے انکار نہیں کرتا، میں تو صرف اس حقیقت کا اعادہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر غم ہے تو کہیں خوشی بھی ہو گی ورنہ غم کے معنی کیا؟ غم بذات خود اس امر کی شہادت ہے کہ کہیں پر انسان نے خوشی چکھی ہے۔ مایوسی، انتشار اور انسانی قدروں سے انحراف اس بات کا ثبوت ہیں کہ کہیں پر امید باقی ہے... ضبط و نظم کا وجود ہے۔ انسانیت کی رجائیت کہیں پر آج بھی زندہ ہے۔

(لندن کے سات رنگ۔ کرشن چندر)

قُربانی

جرأت کی طرح قربانی کے بارے میں بھی پہلے غلط فہمی ہوئی۔ خیال تھا کہ یہ گزرے ہوئے زمانے میں کسی زرہ پوش اور کفن بر دوش جذبے کا نام تھا۔ اور اس زمانے میں جنگ کے لئے ڈھال، تلوار اور یہ جذبہ کام آتا تھا۔ اب چونکہ ڈھال اور تلوار کا زمانہ نہیں رہا اس لئے قربانی کی بھی چنداں ضرورت نہیں رہی۔ جنگ کے بارے میں میری واقفیت واجبی تھی۔ میرا اندازہ یہ تھا کہ جنگ صرف پہلے زمانے میں ہوتی تھی جب آدمی غیر مہذب اور بہادر تھا اور اب اس کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ آدمی مہذب اور بزدل ہو گیا ہے پہلی جنگ عظیم کا ذکر کان میں پڑا تو خیال میں صرف اتنی ترمیم ہوئی کہ اگر موجودہ دور میں بھی جنگ کا کوئی وجود ہے تو وہ دُور دراز کے علاقے میں ہو گا اور ہمارے علاقے کے بارے میں راوی جب بھی لکھے گا چین لکھے گا وقت گذرا تو یہ غلط فہمی بھی دور ہوئی۔ معلوم ہوا جنگ تو ہر وقت اور ہر جگہ جاری ہے اور اس کے وار سے نہ کوئی خطہ خالی ہے اور نہ کوئی لحظہ فارغ۔ اس جنگ میں ہر قدم پر قربانی دینی پڑتی ہے اور اس کی بھی مختلف صورتیں ہوتی ہیں۔ انتہائی صورت شہادت ہے مگر بعض لوگوں کی قسمت میں ایسی زندگی لکھی جاتی ہے کہ وہ جیتے جی شہید ناز ہو جاتے ہیں اس قبیلہ کے لوگ زندہ شہید کا درجہ رکھتے ہیں اور ان کے امام کا نام ؒ احمد بن حنبل، ہے۔ مامون کے عہد میں امام حنبل کی مشکیں کسی گئیں۔ معتصم کے عہد میں انہیں کوڑے مار کر بے ہوش کرتے اور تلوار کی نوک چبھو کر ہوش میں لاتے۔

واثق کا عہد آیا تو انہیں قید تنہائی کی سزا ملی۔ پیرانہ سالی آئی تو ابتلا کی جگہ احترام نے لے لی جو ہزار برس گذرنے کے باوجود لوگوں کے دلوں میں تازہ ہے قیامت آئے گی تو کیا عجب کہ جہاں پیشانی سجدے کے نشان سے منور ہو گی وہاں پشت دروں کے نشان سے روشن تر ہو جائے گی۔ وہ پشت جسے بعض حاکم درے لگانے کے لئے استعمال کرتے ہیں اس پر لوگ خوشی سے کئی نسلوں اور کئی صدیوں کا بوجھ اٹھا لیتے ہیں۔

دراصل جرأت ایک کیفیت ہے اور قربانی اس کیفیت پر گواہی ہے۔ جرأت ایک طرز اختیار کا نام ہے اور قربانی ایک طریق ترک کو کہتے ہیں۔ اس ترک و اختیار میں بسر ہو جائے تو زندگی جہاد اور موت شہادت کا نام پاتی ہے۔

(آوازِ دوست ــــ مختار مسعود)

میں پھر آپ سے ایک مرتبہ اور یہی بات کہنا چاہتا ہوں کہ آپ اُن لوگوں کے جال میں نہ آئیں جو پاکستان کے دُشمن ہیں۔ بدقسمتی سے آپ کے یہاں غدار بھی موجود ہیں۔ اور مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ وہ مسلمان ہی ہیں۔ ان غداروں کی پرورش باہر کے لوگ اور باہر کے ادارے کرتے ہیں جن کا مقصد انتشار پیدا کرنا ہے۔

(تقریر قائداعظم ۲۱، مارچ ۴۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شخصیات

عاشق حسین بٹالوی

عاشق حسین بٹالوی ایک معروف ادیب تھے۔ ۱۷ جولائی کو انگلستان میں ان کا انتقال ہوگیا۔ ان کے دوستوں کو ان کے انتقال پر بہت سی باتیں یاد آئی ہوں گی۔ ہمارے ساتھ تو نہ صرف ان کی دوستی نہ تھی بلکہ واقفیت بھی نہ تھی لیکن اس کے باوجود ایک بات ہمیں بھی یاد آگئی۔ ۱۹۳۶ء۔ ۱۹۳۷ء کا زمانہ تھا لاہور کے YMCA ہال میں ان کی ایک تقریر تھی اور اس تقریر کو سننے کے لئے ہم بھی اپنے دوستوں کے ساتھ وہاں موجود تھے۔ تقریر اس بات پر تھی کہ اردو لکھنے والوں کے مختلف سٹائل کیسے کیسے ہیں اور یہ کہ بعض لوگ لکھتے ہیں نہایت آسانی کے ساتھ، جسے قلم برداشتہ بھی کہا جاسکتا ہے لیکن قاری یہ محسوس کرتا ہے کہ اس شخص نے پسینے میں ڈوب کر یہ تحریر لکھی ہے۔ اس کے برعکس بعض نہایت محنت اور مشقت کے ساتھ لکھتے ہیں اور ان کی تحریر اتنی سادہ ہوتی ہے کہ معلوم ہوتا ہے قلم برداشتہ ہی لکھا ہے۔ مختلف مصنفین کے حوالے دے رہے تھے۔ جب زمیندار کے مدیر ظفر علی خان کے حوالے دینے لگے تو انہوں نے ہال میں ادھر ادھر دیکھا۔ اپنے دوستوں کے ساتھ ہم بھی اگلی کرسیوں پر بیٹھے تھے نہیں کہہ سکتے کہ ہمیں دیکھ کر یا کسی اور شناسا احمدی چہرے کو دیکھ کر کہنے لگے۔ ظفر علی خان کے حوالے دینے لگا ہوں اور احمدی حضرات سے معذرت کے ساتھ یہ صرف تحریر کے لحاظ سے پیش کر رہا ہوں۔ جذبات کے لحاظ سے نہیں۔ ظفر علی خان کے جذبات کیسے ہی ہوں اس لئے اسوقت ہمیں کوئی تعلق نہیں صرف تحریر کا نمونہ پیش کر رہا ہوں تاکہ دوسروں کی تحریر سے اس کا مقابلہ کیا جاتے۔ ہمیں یہ بات بہت اچھی لگی کہ ایک شخص جو خود احمدی نہیں ہے۔ احمدیوں کا اتنا خیال رکھتا ہے کہ جب ایسی تحریریں پیش کرنے لگا ہے کہ جن میں ان کے جذبات کو مجروح کرنے کی کوشش کی گئی ہے تو وہ معذرت کرتا ہے اسوقت سے لے کر اب تک عاشق حسین بٹالوی کا نام بھی ذہن میں رہا اور جہاں جہاں وہ گھومے پھرے اور جو کچھ وہ کرتے رہے اس کے ساتھ ساتھ ہماری نظریں بھی ان کے پیچھے چلتی رہیں۔ سترہ جولائی کو جب انگلستان میں ان کا انتقال ہوگیا تو یہ بات ہمارے سامنے ابھر کر آگئی۔ اچھی بات تھی اور ایسے موقعوں پر اچھی باتوں کا ہی ذکر ہونا چاہیئے۔

انہوں نے زندگی کا آغاز تو ایک ادیب کی حیثیت سے کیا تھا چنانچہ مولانا صلاح الدین احمد کے ساتھ بھی کام کرتے رہے۔ اور اختر شیرانی کے ساتھ مل کر بھی ایک رسالہ "رومان" جاری کیا لیکن پھر کچھ عرصہ کیلئے ادب سے ہٹ کر سیاست میں آگئے۔ سر سکندر حیات خان کی وزارت علیا کے دن تھے۔ وہ یونینسٹ پارٹی کے سربراہ اور یہ مسلم لیگ کے رکن۔ بہرحال اسوقت اس تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں لیکن ایک عرصے تک انہوں نے سیاست میں بھی قدم رکھا اور جیسا کیسا بھی ہوا اس کے لئے کوشش کرتے رہے کہتے ہیں کہ پاکستان ریزولیوشن کی ڈرافٹنگ کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی اس کے یہ بھی رکن تھے بہت بڑی بات ہے۔

ان کی پہلی کہانی ۱۹۳۰ء میں "ہمایوں" میں چھپی اور دوسری کہانی بھی اسی سال "خیالستان" میں شائع ہوئی۔ ۱۹۳۵ء میں اختر شیرانی کے ساتھ مل کر "رومان" کا پرچہ نکالا۔ اور اس کے تھوڑی ہی دیر بعد مولانا صلاح الدین کے ساتھ کام شروع کر دیا۔ مولانا صلاح الدین ادبی دنیا کے مالک اور مدیر تھے۔ ۱۹۳۹ء تک یہ ان کے ساتھ رہے۔ جب ان کی کتابیں چھپنی شروع ہوئیں تو سب سے پہلے "سوز ناتمام" منصۂ شہود پر آئی۔ اس کے بعد اور بھی کتابیں آتی رہیں۔ پاکستان سے مایوس ہو کر ۱۹۵۳ء میں انگلستان چلے گئے اور پھر وہیں کے ہو رہے۔

وہ خود کہتے ہیں کہ جن حالات نے مجھے پاکستان چھوڑنے پر مجبور کیا وہ انتہائی تکلیف دہ تھے۔ میں ان کے متعلق اب کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ مہر صاحب (یعنی غلام رسول صاحب مہر) ان حالات سے پوری طرح واقف تھے۔ حکام نے میرے لئے یہ بات انتہائی مشکل بنا دی کہ میں پاکستان میں (اپنے ملک میں) رہ سکوں۔ میں چونکہ تشدد آمیزی کا نہ کبھی قائل تھا نہ کبھی اس میں حصہ لیا تھا۔ میں نے دیکھا کہ میرے لئے زیادہ مناسب یہی ہے کہ میں اپنے وطن کو خیرباد کہہ دوں" چنانچہ وہ انگلستان چلے گئے۔ گزشتہ کئی سالوں سے وہ تین چار مہینے لاہور میں آکر بسر کیا کرتے تھے۔ لاہور سے انہیں محبت تھی اور کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک دفعہ یہ بھی کہا کہ لاہور سے ایک طرف ہو جائیں یعنی لاہور سے چلے جائیں تو ایسے لگتا ہے کہ ذہنی نشوونما رک گئی ہے۔ گذشتہ دفعہ جب وہ آئے تو کہنے لگے کہ میں یہ سوچتا رہتا ہوں کہ کیا اب بھی میرے لئے ضروری ہے کہ میں انگلستان ہی میں رہوں۔ میں اپنے وطن واپس کیوں نہ آجاؤں پھر انہوں نے نہایت تکلیف کے ساتھ یہ بات کہی کہ میں نہیں چاہتا کہ میں کسی بیرونی ملک میں اپنی جان جان آفریں کے سپرد کردوں لیکن ہوا یہ کہ چند ہی مہینوں بعد وہ انگلستان میں وفات پاگئے۔

آپ کا خط ملا!

مکرمی محترمی سیفی صاحب

خاکسار کا انٹرویو الفضل میں شائع ہوا ہے۔ حسب ذیل مقامات کی تصحیح شائع فرمادی جائے۔ شکریہ۔ یہ میری قوت بیانیہ کی کمزوری کا یا سہو کتابت کا نتیجہ ہیں۔

صفحہ ۳ پر کالم ۱ کالم ۲ اور کالم ۳ میں۔

۱:۔ بلیک بسن کی بجائے بلیک ٹاؤن صحیح ہے (BLACK TOWN)۔

۲:۔ کالم ۳ (صفحہ ۳) سے ظاہر ہوتا ہے کہ صرف گنبد کا خرچ مکرم شمس الدین خان صاحب نے اپنے ذمہ لیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ گنبد کا نہیں بلکہ بیت الہدیٰ کے پاس جو مینارہ چار منزلہ بنایا گیا ہے اس کا خرچ انہوں نے برداشت کیا ہے۔ کچھ حصہ انہوں نے اپنی زندگی میں ادا فرمایا اور کچھ ان کی وفات کے بعد ان کی مخلص اور باوفا بیگم نے ادا فرمایا۔

۳:۔ صفحہ ۴ کالم ۲ میں مکرم احسان اللہ خان صاحب کے نام کے ساتھ ڈاکٹر لکھا گیا ہے وہ سفیر کے عہدہ سے ریٹائر ہو کر ملبورن میں اپنے بیٹوں کے پاس رہائش پذیر ہو چکے ہیں۔ ان کے دو بیٹے وہاں پریکٹسنگ ڈاکٹر ہیں۔

۴:۔ صفحہ ۴ کالم ۳ مکرم فرہاد جان صاحب کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے سارا کام مفت کیا۔ یہ درست نہیں۔ انہوں نے وقار عمل کے طور پر جتنی حد تک کام کر سکتے تھے۔ جزوی طور پر کام کیا۔

۵:۔ آخر میں سیر کے متعلق سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ جواب نفی میں تھا یہ درست نہیں۔ بہرحال دو ماہ کے عرصہ میں دو تین قابل دید مقامات ضرور دیکھے گئے مثلاً سڈنی ٹاور۔ بلیو ماؤنٹنز (BLUE MOUNTAINS) اسی طرح دو جماعتوں میں تربیتی دورہ کیا۔ کینبرا (جو دارالحکومت ہے) میں جہاں ایک ملائشین دوست مکرم موسیٰ ہیران جماعت کے روح رواں ہیں اور ملبورن میں جہاں مکرم کریم احمد صاحب سنوری جماعت کے روح رواں ہیں۔ ہر دو مقامات پر مکرم سید شکیل احمد صاحب منیر میرے ہمراہ رہے اور تربیتی مواقع پیدا کرتے رہے۔

خاکسار

شبیر احمد۔ وکیل المال اوّل

اچھے انکل!

اللہ تعالےٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ دینی خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے پیارے الفضل کو زیادہ سے زیادہ ترقیات عطا فرمائے۔

میں جماعت نہم کی طالبہ ہوں۔ میں باقاعدگی سے اپنے پیارے الفضل کا مطالعہ کرتی ہوں اور کرتی رہوں گی۔ الفضل کا مطالعہ کرنے سے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے اس میں سے پیارے آقا کی خوشبو آ رہی ہو۔

میں نے اب تک تمام الفضل کا مطالعہ کیا ہے جس سے میرے علم میں بہت اضافہ ہوا ہے۔

میں بہت عرصے سے کوشش کر رہی تھی کہ الفضل کے متعلق خط لکھا جائے آج وہ دن آ پہنچا ہے کہ میں نے ہمت کر کے خط لکھ ہی ڈالا۔

مبارکہ صدیقہ بنت
چوہدری محمد صدیق ڈرائیور ایوان محمود
ربوہ

بقیہ : خطبہ جمعہ

کے بعد اس کثرت سے جماعت پر فضل نازل فرمائے اور اعجازی نشان دکھائے ہیں کہ اس جلسہ میں آپ نے جو کچھ دیکھا ہے وہ مباہلہ کی دعاؤں کا بھی پھل ہے لیکن اسے اور یقینی بنانے کے لئے خدا نے مدِمقابل کے جلسے کو اس بُری طرح ناکام کر دیا ہے کہ یہ ان کے وہم و گمان میں نہیں تھا چنانچہ ان کے جلسے میں انگریزی اخبار کے مطابق حاضری ۳۰۰ تھی جبکہ پہلے ۶-۷ ہزار تک پہنچ جاتی تھی۔ اس کے مقابل پر ہمارے جلسے کی حاضری ۶، ۷ ہزار سے بڑھ کر انگریزی اخبار کے مطابق ۱۵ ہزار تک جا پہنچی۔

اب یہ خدا کے فضل کے موازنے کا حیرت انگیز نشان ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یاد رکھیں کہ یہ وہ سال ہے جس کے متعلق انہوں نے اعلان کیا تھا کہ یہ سال جس کو جماعت احمدیہ کی ترقی کا سال کہہ رہے ہیں اس میں یعنی اس سال کے دوران اس ملک میں ہم جماعت احمدیہ کو دفن کر کے دکھائیں گے مگر اس ملک میں ان کی شان و شوکت دفن کر دی گئی اور ان کے سارے دعاوی خائب و خاسر کر کے دکھائے گئے۔ پس خدا کی طرف سے یہ سب نشانات ہیں۔ اور یہ ایسا زمانہ ہے جو شاذ کے طور پر انسانوں کے دیکھنے کیلئے ملتا ہے۔

فرمایا جن کے مباہلہ کی بنیاد جھوٹ پر ہو وہ تو جھوٹے ثابت ہو گئے۔ پھر اور کونسا مباہلہ باقی ہے۔ مباہلہ کے بعد جس کا جھوٹ کھلم کھلا پکڑا جائے اس پر تو موت آگئی وہ تو مباہلہ میں ہلاک ہو گیا۔

اس ضمن میں حضور انور نے مانگٹ اونچے میں پیش آنے والے مباہلہ کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جس شخص کی موت کی خبر نہیں دی گئی اس کی زندگی کیسے نشان بن گئی۔ ضیاء کی موت کی جو خبر دی گئی تھی اس کے واقعہ ہونے پر انہوں نے کیوں توبہ نہیں کی اور کیوں احمدیت کی سچائی کا اعلان نہیں کر دیا۔

فرمایا میں نے تو مباہلہ میں یہ دعا کی تھی کہ خدا ساری دنیا میں احمدیت کے اوپر برکتیں اور رحمتیں نازل فرمائے اور یہ لوگ ذلیل و رسوا ہوتے چلے جائیں۔

گالیاں دینا تو ہرگز عزت نہیں ہے۔ عزت تو یہ ہے کہ غیر جانبدار لوگ اس کی عزت و اکرام میں بڑھتے چلے جائیں۔ پس خدا نے اس سال جماعت کو ساری دنیا میں جو غیر معمولی اکرام دیا ہے وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے آسمان صداقت پر اس بات کا ثبوت بن کر سورج کی طرح چمکتا رہے گا کہ یہ جماعت سچی اور سچے کی جماعت ہے۔

حضور انور نے اس ضمن میں مالی میں جماعت کی کمزوری کا ذکر کر کے اس سال کے دوران محض خدا کے فضل سے وہاں پر ایک عظیم الشان جماعت کے قیام کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ خدا نے مالی کو اپنے فضلوں کے لئے جو چنا ہے تو یہ کوئی اتفاقی واقعہ نہیں یقیناً خدا نے اس سال کو احمدیت کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان بنانا تھا۔

جو بنا دیا گیا ہے چنانچہ مالی کے علاوہ دنیا کے متعدد ممالک میں جماعت نے خدا کے فضل سے غیر معمولی ترقی کی ہے اور بعض ممالک میں سعودیوں کی شدید مخالفت کے باوجود جماعت بڑھتی اور پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ حضور نے تفصیل سے بعض ممالک میں جماعت کی ترقیات کا ذکر کیا اور فرمایا۔ کہ پہلے تو میں جماعتی پروگراموں کے بارہ میں حکمت سے کام لیتا تھا لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ حکمتیں خدا پر چھوڑو کیونکہ جب وہ ترقی دے رہا ہے تو مخالفین اسے روک کیسے سکتے ہیں؟ فرمایا اسی لئے اب میں سب پروگرام بتا دیتا ہوں کہ آؤ اور اپنا زور لگا لو لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم یقیناً ناکام و نامراد رہو گے۔ خدا نے جماعت احمدیت کی ترقی کے فیصلے کر لئے ہیں اور آسمانی تحریروں والے یہ فیصلے زمین پر پوری ہوتی ہوئی تعبیروں کی صورت میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت اب آپ کی ترقی کو روک نہیں سکتی ہاں اپنے ایمان اخلاص، صبر اور عزم و حوصلے کی حفاظت کریں اور غیر اللہ کے خوف کے بغیر خدا پر توکل کرتے ہوئے سربلند کئے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ترقی کی تمام راہیں اب آپ کے لئے کشادہ کھلی پڑی ہیں۔ اور یہ نئی صدی آپ کے لئے ایسے عظیم الشان پیغام لے کے آئی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ ترقیات کے نقشے خدا نے مختصر رنگ میں اس جلسے پر ہمیں دکھا دیئے ہیں

حضور نے فرمایا کہ اہل افریقہ جماعت کی مخالفت کے حالات کو بڑی باریکی سے سمجھتے ہیں اور مخالفت پر تلے تمام عناصر کو وہ جانتے ہیں۔ اس کے باوجود اپنی تقاریر میں انہوں نے یہ اعلان کئے ہیں کہ وہ لوگ جو احمدیت کا تعاقب کرنے کے لئے یہاں پہنچتے ہیں وہ دراصل احمدیت کا تعاقب کرنے نہیں بلکہ ہر سیرالیونی کا تعاقب کرنے یہاں پہنچ رہے ہیں اور ہم انہیں ناکام کر دیں گے۔

فرمایا اس طرح جگہ جگہ احمدیت کو ایسے عظیم الشان خراج تحسین دیئے گئے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ اور ہر جگہ خدا جماعت کی عزت افزائیاں فرما رہا ہے کہ مربی وغیرہ سب لکھتے ہیں۔ کہ ہمیں کچھ سمجھ نہیں آتی کہ کیا ہو رہا ہے یہ سب باتیں ہماری تو عقل سے بالا ہیں۔ فرمایا ان سب واقعات کو یہاں پیش کرنا تو مشکل ہے لیکن مختلف ممالک سے جو ایمان افروز واقعات آتے ہیں۔ انہیں پڑھ کر خدا کی رحمتوں کے تصور سے روح سجدہ ریز ہوتی اور دل حمد و ثنا سے بھرا رہتا ہے۔ حضور نے رؤیا کے ذریعہ بیعت کرنے کے واقعہ کے ضمن میں فرمایا کہ یہ کوئی انفرادی یا اتفاقی واقعہ نہیں ہے بلکہ اس نوع کے بعض واقعات میرے دورہ کے وقت جگہ جگہ دہرائے گئے ہیں۔ اور ان کی مماثلت سے تقدیرِ الٰہی کے ظہور کی نشاندھی ہوتی ہے۔ چنانچہ حضور نے دورہ گیمبیا کے موقعہ پر وہاں ایک ستارے کے طلوع ہونے کا ذکر فرمایا جو کہ عین چاند کی گود میں تھا پھر غانا میں بھی ایسا ہی واقعہ ہوا اور ایک...... راہنما نے دیکھا کہ چاند ہمارے شہر پر جھک گیا ہے۔ اور اسکی اتنی روشنی ہے کہ اس سے پہلے کبھی انہوں نے چاند کی ایسی روشنی نہیں دیکھی۔ (بعد میں حضور کے دورہ کی خبر سنکر اس نے تو کہا کہ اس سے اسی واقعہ کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے) فرمایا جس جس ملک میں میں گیا ہوں وہاں خدا کے فضل سے کوئی نہ کوئی ایسا آسمانی نشان ظاہر ہوا جس سے غیروں کو اطلاع ملی ہے اسی ضمن میں حضور نے گوٹے مالا کے ایک منجم کے اس زائچہ کا بھی ذکر فرمایا کہ جس تاریخ کو میں وہاں پہنچ رہا تھا۔ وہ اس کے زائچہ کے مطابق گوٹے مالا کی تاریخ کا سب سے معزز دن تھا اسی وجہ سے ان کو جماعت کی طرف بڑی دلچسپی پیدا ہوئی اور سارے ملک میں اچانک جماعت کا تعارف ہو گیا۔

فرمایا ہر طرف سے اطلاع مل رہی ہے کہ جو کچھ ہوا اس میں خدا کی تقدیر کا ہاتھ تھا اور ہماری ہوشیاریوں کوششوں اور منصوبوں کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے لیکن خدا کی تقدیر بھی تو بے وجہ ظاہر نہیں ہوا کرتی میں اس یقین سے بھر چکا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے دل میں خدا نے تقویٰ دیکھا اور للّٰہی محبت پائی ہے۔ اور ایسا خلوص دیکھا ہے۔ جو تقدیروں کو ڈھالا کرتا ہے۔ پس نئی صدی میں آگے بڑھنے والو اسی تقویٰ، خلوص اور توکل سے آگے بڑھتے چلے جاؤ۔ کہ یہ صدی تمہاری اور غلبہ دین حق کی صدی ہے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اس تقدیر کو بدل نہیں سکتی۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے فرمایا کہ:

اس سال کے دوران شائع کی گئی کتب کی ایک لمبی فہرست بھی ہے۔ ان میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سیرت پر ایک کتاب MR. LANE ADINSON نے لکھی ہے جو یہاں کے ایک مشہور صحافی اور مقبول مصنف ہیں۔ یہ کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ انگریزی میں اس سے قبل اس مضمون پر اس سے اچھی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔ جو دوست یہ کتاب اور دوسرا لٹریچر لے جانے کے خواہشمند ہوں ان کے متعلق میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ اگرچہ یہ قیمتی لٹریچر ہے۔ مگر جلسہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے یہ میں تحفے کے طور پر پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے کوئی دوست ان نئی شائع شدہ کتب میں سے ایک اپنے لئے گھر لے جانا چاہتے ہوں تو سٹال والے وہ انہیں تحفۃً پیش کریں۔

جو زائد اپنے طور پر خدمت کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راحت جان
تبخیر معدہ کی مجرب دوا
قیمت ۱۴/-

شربت صدر
نزلہ، زکام اور کھانسی کیلئے
قیمت ۸/-

تریاق معدہ
خرابی ہاضمہ کا موثر علاج
قیمت ۱۴/-

تریاق بواسیر
بواسیر کا شافی علاج
قیمت ۱۵/-

روشن کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے
قیمت ۵/-

اکسیر پائیوریا
خون اور پیپ کو روکتا ہے
قیمت ۱۰/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گولبازار - ربوہ
پوسٹ بکس نمبر ۶۰ فون نمبر ۴۳۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئے رقم دینا چاہیں وہ بے شک قبول کریں لیکن فرض نہیں ۔ اور ایک کتاب ساتھ لے جانے کا آپ کا حق ہے ۔ اگر وہ مہیا ہوئی تو (اللہ نے چاہا تو) آپ کی خدمت میں پیش کی جائے گی ۔

افسوسناک حادثہ

عزیزم نجم الہدیٰ ولد عطاء الرحمٰن صاحب قریشی آف کوئٹہ ۱۴ ، اور ۱۵ ، اگست کی درمیانی شب کراچی میں موٹر سائیکل اور بس کے ٹکراؤ کے حادثہ میں وفات پا گئے ۔ وہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق حضرت قریشی محمد عثمان صاحب کے پوتے تھے ۔

عزیزم نجم الہدیٰ کے ہمراہ موٹر سائیکل پر سوار ۔ ان کی بیوی بھی موقع پر ہی وفات پا گئیں ۔ جبکہ ۲ ، کمسن بچیاں معجزانہ طور پر محفوظ رہیں ۔ اپنے پیچھے سوگوار خاندان میں والد صاحب بزرگوار اور ۵ بھائی اور تین بہنیں چھوڑی ہیں ۔ احباب سے درخواست ہے کہ عزیزم نجم الہدیٰ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں نیز پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی توفیق حاصل ہونے اور خاص طور پر زندہ بچ جانے والی دونوں معصوم بچیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

عزیزم نجم الہدیٰ کی میت ۱۷ ، اگست کو ربوہ لائی گئی ۔ جہاں بعد نماز مغرب بیت المہدی میں جنازہ پڑھا گیا ۔ اور امیر صاحب مقامی ربوہ کی اجازت سے قطعہ خاص میں تدفین عمل میں آئی ۔ (عبد المنان خان مغنی دار الرحمت وسطی ربوہ)

نوٹس داخلہ پنجاب یونیورسٹی لاہور

مکرم ناظر صاحب تعلیم نے احباب کی آگاہی کے لیے از راہ شفقت مندرجہ ذیل اعلان اشاعت کے لئے بھجوایا ہے ۔

مندرجہ ذیل کلاسوں میں داخلہ کے لئے متعلقہ یونیورسٹی تدریس شعبہ جات / ادارں / یونیورسٹی انکوائری آفیسر (قائد اعظم (نیو) علامہ اقبال (اولڈ) کیمپسز اور حبیب بنک سے بعوض -/۳ روپے فی فارم ۔ مقررہ فارم پر درخواستیں مطلوب ہیں ۔

مضمون علامہ اقبال کیمپس

ایم اے پارٹ ون عربی ، انگریزی فائن آرٹ فرنچ ، فارسی ، پنجابی ، سوشل ورک ، اُردو اور کشمیریات

ایم ۔ ایس ۔ سی پارٹ I کیمسٹری

ڈپلوما

مضمون قائد اعظم کیمپس

ایڈمنسٹریٹو سائنس (فی الحال سمسٹر جاری ہے) ایم ۔ بی ۔ اے (" ")

معاشیات ، تاریخ ، مطالعہ پاکستان پولیٹیکل سائنس اور سوشیالوجی ، ایپلائیڈ سائیکالوجی ۔ باٹنی ۔ جغرافیہ ۔ ریاضی ۔ فزکس ۔ شماریات اور زوالوجی لائبریری سائنس

درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ ، اگست ہے ۔

مزید تفصیلات کے لئے ۲۲ ، اگست کا جنگ ملاحظہ فرمائیں ۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تمام احمدی احباب کو اس سے مطلع کیا جائے تاکہ جو دوست فائدہ اٹھا سکتے ہیں محروم نہ رہیں ۔

ــ ادارہ ــ

بڑا بد ذات وہ شخص ہے جو اپنے محسن کا شکر گزار نہ ہو (شحنۂ حق صـ ۴۲)

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الکریم جیولرز

685511

75900

پوسٹ بکس

بازار فیصل کریم آباد (چورنگی) کراچی

پروپرائیٹرز : میاں عبد اللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز

Al-Furqan Motors LIMITED

AUTHORISED DEALERS OF NATIONAL MOTORS LTD

FOR GANUINE TOYOTA PARTS

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں ۔

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

۴۷ ، تبت سنٹر

ایم ۔ اے جناح روڈ ، کراچی ۳

فون ۷۲۴۶۰۶ ، ۷۲۴۶۰۷ ، ۷۲۴۶۰۹

بے بی گروتھ کورس	چھوٹا قد کورس	کمزوری جسم کورس	موٹاپا کورس	مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	DWAR FISHNESS COURSE	BODY BUILDING COURSE	OBESITY COURSE	MITTI CHOUR COURSE
۳۰ روزہ کورس	۱۰۰ روزہ کورس	۳۰ روزہ کورس	۴۰ روزہ کورس	۳۰ روزہ کورس
قیمت -/۲۵	قیمت -/۱۰۰	قیمت -/۴۵	قیمت -/۶۰	قیمت -/۱۵

تفصیلی لٹریچر فری طلب فرمائیں ۔

کیور یٹو میڈیسن کمپنی گولبازار ربوہ

فون : سیلز ، کلینک ، رہائش ڈاکٹرز ۷۷۱ ، ۶۰۶ ، ۶۰۷

دانت مت نکلوائیے ۔

دانت اچھے تو صحت اچھی

دانت درد کا فوری علاج ۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنے اور مسوڑھوں سے خون آنے کا علاج کیا جاتا ہے ۔

ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں ۔ دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں ۔

شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون نمبر ۵۴۳

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گذارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کیلئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں ۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا ۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں ۔ (مینیجر الفضل)

جبوب مفید اٹھرا
چھوٹی شیشی ۲۰ گرام پندرہ روپے ۱۵
بڑی شیشی ۶۰ گرام پینتالیس روپے ۴۵
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون نمبر ۶۳۴

ہر گھر کی پسند
رحمت سویاں
تیار کردہ : نعمت کرامت
گول صابن والا
فیصل آباد
فون پی پی ۲۳۲۵۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سفوف اکسیر درد شقیقہ
آدھے سر کی درد کیلئے مفید دوا

حبِّ بواسیر
خونی و بادی بواسیر کیلئے

اکسیر معدہ
پیٹ درد ، بدہضمی نفخ کیلئے مفید دوا

سفوف کبد نوشادری
معدہ و جگر کیلئے مفید کاسر ریاح بھوک لگاتی ہے

حبِّ شوگر
شوگر اور سوء القینہ ... ... ہے

قرص افنتین
وہم ، نفخ ، تبخیر معدہ کا حتمی علاج

خدمت میں پیش پیش
جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ پوسٹ بکس ۵۸
فون ۶۵۹

معیاری بیکری کا نام
رحمٰن بیکرز
اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ ـــــ فون ۳۳
تقریبات کیلئے آرڈر پر بھی مال تیار کیا جاتا ہے

حنیف ہومیوپیتھک کلینک
۱۷۶ ، بینک سکوائر مارکیٹ نزد شیزان بیکری
ماڈل ٹاؤن لاہور
اوقات کار : ہر اتوار سے جمعرات صبح ۱۰ بجے سے ایک بجے تک
اور شام ۶ بجے سے ۸½ بجے تک
ہر جمعہ کو صرف صبح ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک ، شام کو دواخانہ بند رہا کریگا
ہر ہفتہ کے دن صبح دواخانہ بند رہا کرے گا ۔
لیکن شام ۶ بجے سے ۸½ بجے تک کھلا ہوگا ۔
خاکسار : ہومیوپیتھک ڈاکٹر شیخ محمد حنیف
آف کوئٹہ حال لاہور

سرزمینِ قادیان کا اوّلین
مشہور دواخانہ
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
گوجرانوالہ ، ربوہ ، قلعہ کالر ، ملتان ، کراچی
۷۴۸۴۴ ، ۹۰۶ ، ـــ ، ۳۱۰۲۶ ، ـــ

مرکز احمدیت میں سب سے
قدیم اور با اعتماد ادارہ
احباب کی خدمت میں پیش پیش
احمد اسٹیلس
ربوہ ۔ پاکستان
فون نمبر ۵۳۵

قدیمی ، اوّلین ، شہرۂ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر ۔ گوجرانوالہ
فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
و کراچی : فون ۴۱۳۲۵۱
و لاہور : 1-D-۳ گلشن راوی
و ملتان : چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
و منڈی بہاؤالدین : بالمقابل شاہ تاج شوگرمل
و رحیم یار خاں : فون ۴۷۹۹
و ربوہ : اقصیٰ چوک کالج روڈ ۔ فون ۵۵۸

ائیر کنڈیشنر ، فریج ، واشنگ مشین
ڈیپ فریزرز ، ریگولیٹر اور
وولٹیج سٹیبلائزر خریدنے کے
لئے تشریف لائیں ۔
فخر الیکٹرانکس
1 بنک نیکولڈ روڈ
جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ ۔ لاہور
فون ۶۵۸۳۵
۲۲۳۳۴۷

ہر قسم کا کاغذ ، بکس بورڈ ، گتہ
بارعایت خریدنے
کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
فون ۶۳۸۴۹
فون ۵۲۶۶۷
مقبول پیپر مارٹ
گنپت روڈ ۔ لاہور
رہائش : سی ۔ ۱۰۹ ماڈل ٹاؤن ۸۵۸۹۱۱
پروپرائیٹر : ملک عبداللطیف ستکوہی

نرینہ اولاد سے محروم ،
بے اولاد ، اٹھراء ،
سوکھا ، گرمی ، گیس کا
علاج کرنیوالے

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید اعوان
ابن حکیم نظام جان

برانچیں
ربوہ : اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان : نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالروالا : تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی : محمود آباد ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ
(خواتین کیلئے انتظام کے ساتھ)

چوک گھنٹہ گھر ۔ گوجرانوالہ ● پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ ● فون نمبر ۷۴۸۴۴ ، ۰۴۳۱ ، ۷۶۴۹۷